از کتاب ''اپنی جمہوریت یہ تو دنیانہ آخرت''

'لفظی' مشابہت کا خمیازہ!

لفظی مشابہت کا 'بے ضرر' معاملہ ابھی اور بھی سننے سے تعلق رکھتا ہے۔

ہمارے بعض راہنما ہمیں بتاتے رہے کہ مغربی جمہوریت اور ہماری اسلامی جمہوریت میں زمین آسمان کا فرق ہے؛ ان میں اگر کچھ مشابہت ہے تو وہ محض لفظی قسم کی ہے۔ ان کی یہ بات تو بالکل درست ہے کہ 'مغربی جمہوریت' اور 'ہماری جمہوریت' میں زمین آسمان کا فرق ہے؛ اور یہ تو ایک اندھا بھی دیکھ سکتا ہے۔ تاہم کفار سے اس 'بس ذرا سی مشابہت' نے ہمیں جو مار دی، وہ ایک طویل داستان ہے۔ پیچھے ہم اس پر کچھ بات کر چکے۔ لفظی مشابہت کے چند اور پہلو یہاں ذکر کئے جاتے ہیں:

مغرب کے ہاں ''گندم نمائی و جو فروشی'' کوئی ایسی نئی ریت نہیں، مگر جمہوریت کے نام پر ہم نے اُس کا جو دھڑا دھڑ مال خریدا وہ 'لفظی مشابہت' کے چکر میں ہی خریدا۔ مال سرے سے اصلی نہیں تھا، یہ تو سب مانتے ہیں، مگر ہمارے بے دینوں کی رغبت اس دلربا 'مشابہت' سے تھی جبکہ دینداروں کا زور 'لفظی' پر تھا! آپ کے خیال میں وقت کے ایک رائج فیشن 'ڈیموکریسی' کا کوئی حوالہ دیے بغیر آپ کے گھر میں پورے چالیس چور گھس آئے ہوتے اور آپ سے 'ملتمس' ہوتے کہ حضرات اپنے گھر میں پڑے سامان کی گٹھڑیاں باندھ باندھ کر ہمارے باہر کھڑے ٹرکوں پر لادنے کی اِس رضاکارانہ کارروائی میں 'بڑھ چڑھ کر' حصہ لیں اور 'ثوابِ دارین' حاصل کریں تو کیا آپ ان کی 'اپیل' پر اس جوش و خروش سے شریک ہوتے؟ اِس بلا کا کوئی اور نام رکھا ہوتا تو کون اس کا خریدار بنتا؟ اس کے لیے تو وقت کا ایک 'معتبر عالمی حوالہ' ہی درکار تھا اور وہ 'ڈیموکریسی' کے سوا کچھ نہ ہو سکتا تھا۔ چنانچہ ہم بھی

کب کہتے ہیں کہ یہ 'وہ' ڈیموکریسی تھی؛ ہم تو خود کہتے ہیں کہ یہ اَلفاظ اور اَشکال کا ہی بظاہر ایک بے ضرر کھیل تھا۔ اِس کی دھڑا دھڑ فروخت اسی طرح ہو سکتی تھی۔ آپ جانتے ہیں نقل صرف ایک 'چلنے والی چیز' کی بنائی جاتی ہے۔ دو نمبر مال تیار کرنے والے بھی کچھ ایسے کند ذہن نہیں ہوتے؛ ان کو خوب معلوم ہوتا ہے کہ ایک چیز کی مانگ کتنی ہے؛ ایک نہ چلنے والی چیز پر وہ کبھی انوسٹمنٹ نہیں کرتے!

چنانچہ جمہوریت کے معاملے میں یہاں جو ہاتھ کی صفائی دکھائی گئی ہم نے اُس سے 'لفظی مشابہت' کے شبہے میں ہی مار کھائی اور بہت بری مار کھائی۔ لوگوں نے ہمیں نالائق سمجھا کہ مغرب جس نظام سے یہ دلکش ثمرات حاصل کرتا ہے ہم اس بنے بنائے نظام سے وہ بھی لینے کے قابل نہیں۔ مگر دراصل معاملہ کیا تھا؟ ہمیں جو جمہوریت ملی وہ مغرب میں ہوتی تو وہاں بھی یہی گل کھلاتی۔ مغرب نے ہمیں وہ جمہوریت دی کب ہے جو اُس کے اپنے ہاں رائج ہے؟ اس کی تو آج تک اس نے ہمیں ہوا تک نہیں لگنے دی۔ اس اصل واردات سے تو ظاہر ہے کم ہی لوگ واقف تھے کہ ہمیں دکھایا کچھ گیا اور دیا کچھ گیا۔ ہم نے ایک غلطی کی کہ وہ لیا حالانکہ ہمارے دین نے ہمیں سختی سے روکا تھا کہ کفار سے کچھ نہیں لینا۔ دوسری غلطی کی کہ بغیر یہ دیکھے کہ ہمیں یہ ملا کیا، اس سلطانیِ جمہور پر ریجھ گئے اور اپنے سب 'نقش کہن' اپنے ہی ہاتھوں مٹانے پر آمادہ ہوگئے۔ پھر تیسری غلطی یہ کی کہ اپنی سب فصل خود اپنے ہاتھوں تلف کر لینے کے بعد ادھار کے اس بیج سے اپنے ہاں بھی اس خوشحالی کا دور دورہ ہو جانے کی آس کرنے لگے جو یورپ کی سرزمین میں ہمارا دل لبھاتی رہی تھی۔ پھر جب نتیجہ اسکے برعکس رہا تو بھی ہماری نظر واردات کے اصل سبب پر نہیں گئی کہ ہمارے ساتھ جو ہوا وہ ہمارے اپنے ہی دین کو فراموش کر بیٹھنے سے ہوا۔ تب بھی ہمیں اس بدیشی بیج کی صلاحیت پر تو کوئی شبہہ نہ ہوا۔ البتہ اپنی ہی اہلیت ہماری نظروں میں مشکوک ٹھہری اور ہم نے سمجھا کہ ہمیں ہی فصل کاشت کرنا نہیں آئی آخر مغرب جو کاشت کرتا ہے وہ بھی تو یہی بیج ہے!

ہمیں مغرب سے ایک نمبر مال بھی نہیں لینا تھا مگر ہمیں دو نمبر مال ملا اور ہم نے خوشی سے لیا۔ اس سامنے کی چیز پر تو ہماری نظر نہ جاسکی۔ ہم نے سبب تلاش کیا بھی تو یہ کہ مغرب کی تو گرد کو پہنچنا بھی ہمارے بس میں نہیں ہم کہاں اور مغرب کہاں۔ بھائی مغرب کے مقابلے کا خیال چھوڑدو ہم تو انکی نقل تک نہیں کرسکتے۔ مغرب کی بہترین مصنوعات کے استعمال کا بھی ہمیں سلیقہ نہیں ورنہ ایک ہی جمہوریت سے یورپ نے وہ ترقی کی اور ہم نے یہ تنزلی!

'ایک ہی جمہوریت' تھی کب!؟ محض یہ تو کفار سے لفظی مشابہت کا خمیازہ تھا ورنہ اس آفت کا نام ہم آفت ہی رہنے دیتے اور قوم کا بچہ بچہ اسے آفت ہی کے نام سے جانتا تو کم از کم اتنی بڑی سزا تو ہم نہ جھیلتے!

اب بھی کچھ اور ممکن نہیں تو یہ نام کی درستی تو کی جاسکتی ہے۔ کیا بعید کہ اصل کام کی بازیافت بھی اسی کے ساتھ شروع ہوجائے!

الفاظ کے درست استعمال پر اسلام بلاوجہ اتنا زور نہیں دیتا۔ درستیِ الفاظ کو درستیِ اعمال کے ساتھ دیکھئے قرآن کس طرح جوڑتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا (الاحزاب ۷۰-۷۱)

اے ایمان لانے والو، اللہ سے ڈرو اور سیدھی درست بات کیا کرو؛ اس سے اللہ تمہارے اعمال درست کردے گا اور تمہارے قصوروں سے درگزر فرمائے گا۔ جو شخص یوں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔

تفسیر ابن کثیر سے آیئے اب سورۃ البقرۃ کی ایک آیت کی تفسیر بھی سمجھتے ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انظُرْنَا وَاسْمَعُوا وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ (البقرہ ۱۰۴)

اے لوگو، جو ایمان لائے ہو رَاعِنَا نہ کہا کرو بلکہ انظُرْنَا کہو اور توجہ سے بات کو سنو یہ کافر تو عذاب الیم کے مستحق ہیں۔

آیت کی تفسیر میں دیکھئے امام ابن کثیرؒ کس طرح ایک سبق کا بار بار اعادہ کراتے ہیں:

تفسیرِ آیت کے بالکل شروع میں امام صاحب فرماتے ہیں:

نهى الله تعالى عباده المؤمنين ان يتشبهوا بالكافرين فى مقالهم وفعالهم

اللہ تعالی نے یہاں اپنے مومن بندوں کو منع فرمایا ہے کہ وہ کافروں کے الفاظ یا اقوال میں ان سے مشابہت رکھیں۔

ذرا آگے چل کر ابن کثیرؒ پھر لکھتے ہیں:

والغرضُ أن الله تعالى نهى المؤمنين عن مشابهة الكافرين قولاً و فعلاً فقال: يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انظُرْنَا وَاسْمَعُوا وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ

مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو کافروں کے ساتھ قولاً یا فعلاً مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا، چنانچہ فرمایا: "اے ایمان والو رَاعِنَا کا لفظ نہ بولو بلکہ انظُرْنَا کہا کرو اور بات کو غور سے سنو ان کافروں کیلئے تو ایک دردناک عذاب ہے۔

اس کے بعد ابن کثیرؒ اپنی اسی تفسیر میں مسند احمد سے بروایت عبد اللہ بن عمرؓ رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث لاتے ہیں جو ان الفاظ پر ختم ہوتی ہے:

وَمَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

اور جو کسی قوم سے مشابہت کرے وہ انہی میں سے ہو گا

اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

ففيه دلالةٌ على النهى الشديد، والتهديد ،والوعيد ،على التشبه بالكفار فى أقوالهم وأفعا لهم و لباسهم و أعيادهم و عباداتهم وغير ذلک من أمورهم التى لم تُشرع لنا ولا نُقَرّ عليها۔

یہ حدیث بھی اس بات پر واضح دلیل ہے کہ شریعت میں اس گناہ کی شدید ممانعت بھی ہے، اس پر تنبیہ بھی ہے اور اس پر عذاب کی وعید بھی ہے، کہ کفار سے ان کے اقوال، ان کے افعال، ان کے پہناوے، ان کے عید میلے اور ان کی عبادات یا کسی بھی ایسی چیز میں مشابہت رکھی جائے جو نہ ہماری شریعت میں اتری ہے اور نہ ہماری شریعت میں اسے برقرار رکھا گیا ہے۔